Ulūm al-Sunnah **Vol. 04 No. 02 (July-December 2026)**

ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

مسند امام احمد بن حنبل بطور ماخذِ سیرت النبی ﷺ: غزواتِ نبوی کا ایک خصوصی مطالعہ

Musnad Imam Ahmad ibn Hanbal as a Source for the Prophet's Life: A Specialized Study of the Ghazawat (Military Expeditions)

Irum Shahzadi*
MPhil Scholar Department of Islamic Studies and Comparative Religions, The Women University, Multan. *Email of corresponding author: azan8344@gmail.com
Dr. Sumera Safdar
Lecturer Department of Islamic Studies and Comparative Religions, The Women University, Multan. Email of: samwaseem92@gmail.com

Received: 5/8/2026 **Peer-reviewed:** 3/9/2026 **Accepted:** 12/9/2026
Article Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/article/view/4960

Abstract:
This article presents an analytical study of Musnad Imam Ahmad ibn Hanbal as a fundamental classical source for understanding the prophetic biography (سیرت), with a specific focus on the Prophetic Battles (غزوات). While Musnad Ahmad is primarily recognized as a monumental collection of Hadith, its extensive narrative coverage offers crucial historical and contextual details regarding the military expeditions, strategic decisions, and moral conduct of the Holy Prophet PBUH (ﷺ). The study examines the methodological framework adopted by Imam Ahmad in transmitting battle-related traditions, evaluating the historical reliability, chain of narrators (اسناد), and contextual depth of these reports. By critically analyzing key narratives of major Ghazawat, this research highlights how Hadith literature complements traditional historiography (مغازی اور سیر) to reconstruct a coherent, authentic picture of early Islamic history. The findings demonstrate that Musnad Ahmad serves as an indispensable primary repository that enriches the scholarly understanding of the Prophet's military ethics, leadership, and broader historical impact.

Keywords: Musnad Imam Ahmad, Seerah, Ghazawat, Hadith Literature, Islamic Historiography, Maghazi

مسند امام احمد بن حنبل کا تعارف

امام اہل السنت احمد بن محمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ولادت با سعادت ربیع الاول 164 ہجری میں عباسی سلطنت کے دار الحکومت بغداد میں ہوئی۔ آپ کا تعلق بنو شیبان سے تھا، جو علم و فضل، شجاعت اور فصاحت و بلاغت میں عرب کا ایک نہایت معزز قبیلہ مانا جاتا تھا۔ جب ہم آپ کے خاندان کے پس منظر کا جائزہ لیتے ہیں، تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے والد محمد بن حنبل عباسی فوج میں ایک مجاہد تھے، جو آپ کی طفولیت میں ہی وفات پا گئے تھے۔ آپ کی پرورش کی تمام تر ذمہ داری آپ کی والدہ صفیہ بنت میمونہ نے اٹھائی جنھوں نے کٹھن حالات کے باوجود آپ کی ایسی خطوط پر تربیت کی کہ آپ آگے چل کر علمِ حدیث کے امام بنے۔[1]

امام احمد بن حنبل نے بچپن ہی میں بغداد کے ماحول سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے سب سے پہلے قرآن پاک حفظ کیا۔ اس دور میں بغداد دنیا کا سب سے بڑا علمی مرکز تھا جہاں فقہ اور حدیث کے بڑے بڑے شیوخ موجود تھے۔ آپ نے انتہائی غربت اور یتیمی کے سائے میں پرورش پانے کے باوجود اپنے اندر علم کی ایسی شمع روشن کی جس نے آپ کو آرام و آسائش سے بے نیاز کر دیا۔ آپ کی تڑپ اور لگن کا یہ عالم تھا کہ آپ صبح صادق سے پہلے ہی کتب خانے اور شیوخ کی مجالس کی طرف نکل جاتے تھے جس پر آپ کی والدہ ہمدردی سے فرماتی تھیں ابھی اندھیرا ہے اذان ہونے کا انتظار کر لو۔[2]

احمد بن حنبلؒ کی تصنیف "مسند احمد" حدیثِ نبوی کے ذخیرے میں ایک عظیم الشان اور انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھنے والی کتاب ہے۔ یہ مجموعہ نہ صرف وسعتِ احادیث کے لحاظ سے ممتاز ہے بلکہ اس کی تدوین و ترتیب نے بعد کے محدثین کے لیے تحقیق و تدقیق کے نئے راستے کھولے۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی پوری زندگی میں جمع کردہ لاکھوں احادیث میں نقد و نظر کے بعد تقریباً ستائیس ہزار سے زائد احادیث کو اس کتاب میں جگہ دی۔ انہوں نے اس کی تالیف میں اس قدر احتیاط اور علمی معیار کو برقرار رکھا، اسلامی علوم کی تاریخ میں اس کتاب کو جو مقبولِ عام حاصل ہوا، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ جیسے جلیل القدر محدث نے اسے احادیثِ نبوی کا ایک مسند محور قرار دیا ہے جس کی طرف رجوع کرنا ہر محقق کے لیے ناگزیر ہے۔ یہ کتاب امتِ مسلمہ کے پاس ایک ایسا علمی اثاثہ ہے جو قرونِ اولیٰ کے فکری اور روایتی سرمائے کو کماحقہ اگلی نسلوں تک پہنچانے کا سب سے معتبر ذریعہ بنی۔[3]

منہج تدوین و تالیف

منہجِ تدوین کے اعتبار سے امام احمد بن حنبلؒ کی یہ کتاب "مسانید" کے اسلوب پر مرتب کی گئی ہے، جو کہ "مصنفات" یا "الابواب الفقہیہ" کی ترتیب سے بالکل مختلف ہے۔ اس اسلوب میں حدیث کو فقہی موضوعات (جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ) کے تحت جمع کرنے کی بجائے، ان کے راوی (صحابہ کرامؓ) کے ناموں کے تحت یکجا کیا جاتا ہے۔

مسند احمد کا آغاز عشرہ مبشرہ (وہ دس صحابہ جنہیں دنیا میں جنت کی بشارت ملی) کی مرویات سے ہوتا ہے، جس میں سب سے پہلے خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی احادیث لائی گئی ہیں۔ اس کے بعد دیگر صحابہ اہل بیت، انصار، مہاجرین اور پھر خواتین

---

1 الذہبی، شمس الدین، سیر أعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، جلد 11، ص:179۔

2 ابن الجوزي، ابو الفرج، مناقب الإمام أحمد بن حنبل، دار الکتاب العربي، بیروت، لبنان، جلد 1، ص:52۔

3 حافظ ابن حجر عسقلاني، تعجیل المنفعۃ بزوائد رجال الأئمۃ الأربعۃ، دار البشائر الإسلامیۃ، بیروت، جلد 1، ص:23۔

صحابیات رضوان اللہ علیہن کی مرویات کو ترتیب دیا گیا ہے۔[4]

امام احمد بن حنبل نے مسند کی تدوین میں روایت کی مقبولیت کے لیے ایک خاص اور متوازن علمی معیار قائم کیا جو کہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کی شرائط سے کچھ مختلف مگر حد درجہ احتیاط پر مبنی ہے۔ ان کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ مسلمان ان سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔ امام احمد کے نزدیک اگر کسی مسئلے میں صریح صحیح حدیث موجود نہ ہو اور اس کے مقابلے میں کوئی ضعیف روایت ہو جو کہ بالکل ساقط الاعتبار (موضوع یا من گھڑت) نہ ہو، تو وہ اس ضعیف روایت کو قیاس اور شخصی رائے پر ترجیح دیتے تھے۔[5] ان کا یہ اصول درج ذیل مشہورِ نبوی حدیث کے مفہوم کے عین مطابق تھا جس میں علم کی حفاظت کی تاکید کی گئی ہے۔

تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنكُمْ[6]

"تم (مجھ سے حدیث) سنتے ہو اور تم سے سنی جائے گی، اور ان سے بھی سنی جائے گی جو تم سے سنیں گے۔"

حضرت محمد ﷺ اور اسلام

رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ مسلمانوں کے لیے ہر دور میں ہدایت، رہنمائی اور فکری روشنی کا سب سے معتبر ذریعہ ہے، اور اسی وجہ سے سیرتِ نبوی ﷺ کا علم اسلامی علوم میں مرکزی مقام رکھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ارشادات، اعمال اور واقعات کو محفوظ کرنے میں ابتدائی دور کے محدثین نے جو عظیم محنت کی، اس کے نتیجے میں آج ہمارے پاس ایسے بنیادی ذخائر موجود ہیں جو نہ صرف دین کی بنیاد فراہم کرتے ہیں بلکہ تاریخ، سیرت، فقہ اور اخلاق و تعلیمات کے مستند ماخذ بھی ہیں۔ انہی ذخائر میں مسند امام احمد بن حنبل ایک انتہائی بنیادی اور وسیع حدیثی مجموعہ ہے جس میں تقریباً تیس ہزار احادیث موجود ہیں۔ اس مسند کی خصوصیات یہ ہے کہ اس میں روایت کو صحابہ کے ناموں کے تحت مرتب کیا گیا ہے- جس کی وجہ سے ہمیں ہر واقعے کی اصل روایت اسی صحابی کے حوالے سے ملتی ہے جو اس کا چشم دید گواہ تھا۔ سیرت نگاری میں یہ پہلو بہت اہم ہے، کیونکہ غزوات جیسے بڑے تاریخی واقعات کے بارے میں روایت کرنے والے صحابہ کی براہِ راست شہادت اس بات کی ضمانت بن جاتی ہے کہ بات اصل شکل میں منقول ہوئی ہے۔ غزواتِ نبوی ﷺ سیرت کا ایک نہایت ہی اہم باب ہیں کیونکہ ان غزوات کے ذریعے نہ صرف اسلامی ریاست کی تشکیل کے مراحل سمجھ میں آتے ہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی قیادت، سیاسی بصیرت، دفاعی حکمتِ عملی اور اخلاقیات کے عملی نمونے بھی سامنے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غزوات کا مطالعہ ہمیشہ تحقیق کا ایک اہم میدان رہا ہے۔

مزید یہ کہ موجودہ دور میں مستشرقین اور ناقدین کی جانب سے غزواتِ نبوی ﷺ کے بعض پہلوؤں پر اعتراضات کیے جاتے ہیں، ان اعتراضات کا علمی اور تحقیقی جواب دینے کے لیے مستند حدیث کے ذخائر کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ اس اعتبار سے مسند احمد میں موجود غزوات کی روایات نہایت مضبوط اور قابلِ استناد حوالہ فراہم کرتی ہیں۔ سیرت کی مشہور کتابیں، جیسے ابن ہشام اور واقدی کی المغازی اگرچہ بہت تفصیل بیان کرتی ہیں مگر ان کی کمزوری یہ ہے کہ ان میں سند کا سخت معیار قائم نہیں رکھا گیا۔ محدثین کے

4 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، دار الجیل، بیروت، جلد 1، ص:242۔

5 امام أحمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، جلد 5، ص:318۔

6 امام أحمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند المکثرین، "مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما" (سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ کی مرویات)، جلد 5، ص:318، حدیث:3241۔

نزدیک سیرت کی وہ روایت تب ہی معتبر ہو سکتی ہے جب اس کی سند صحیح یا حسن ہو۔ مسند احمد چونکہ حدیث کی درستگی کے مطابق مرتب کی گئی ہے اس لیے اس کی روایت کی سند اور روات پر اصولِ حدیث کی روشنی میں اعتماد کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محققین کے نزدیک غزوات کے حوالے سے مسند احمد کا استعمال جدید تحقیق کے لیے ناگزیر بن چکا ہے۔ ان ماخذ کا از سرِ نو جائزہ لیا جا سکے جو اسلامی فکر کی بنیاد ہیں اور جن کی روشنی میں ہم اپنے حال اور مستقبل کی علمی بنیادیں استوار کر سکتے ہیں۔[7] فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا[8]

"بیشک تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔"

میدانِ جنگ کی صورتِ حال اور معرکوں کے بعد کے احکامات سے متعلق ایسی روایات موجود ہیں جن کی اسناد انتہائی قوی ہیں اور جو معرکوں کی تفصیلی جزئیات تک رسائی فراہم کرتی ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ[9]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو ابو سفیان کے قافلے کی آمد کی اطلاع ملی تو آپ نے (صحابہ سے) مشورہ کیا۔

آپ ﷺ کے غزوات محض جنگ نہیں بلکہ انسانیت کی آزادی کے لیے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ"[10]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مشرکین کے خلاف اپنے مالوں، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے جہاد کرو۔"

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دیتے ہوئے سورۃ الحج میں فرمایا:

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ[11]

"ان لوگوں کو (جنگ کی) اجازت دے دی گئی ہے جن سے جنگ کی جا رہی ہے، کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔"

جب ہم مسند احمد کی عسکری روایات کا تجزیہ کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کا سچا عسکری اسلوب اور آپ ﷺ کی کمالِ قیادت ابھر کر سامنے آتی ہے۔ مسند احمد کی روایات کے مطابق آپ ﷺ جنگوں میں صرف ایک سپہ سالار نہیں تھے، بلکہ راتوں کو اٹھ کر اللہ

---

7 القرآن الکریم، سورۃ الاحزاب، آیت: 21۔

8 ابو الفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، ریاض، سعودی عرب، جلد 2، صفحہ: 391۔

9 امام مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب "غزوۃ بدر"، حدیث: 4621۔

10 امام احمد بن حنبل، المسند، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، جلد 19، ص: 327۔

11 سنن دارمی، کتاب الجہاد، حدیث 2468۔

کے حضور گریہ وزاری کرنے والے عابد بھی تھے جیسا کہ حضرت علیؓ کا بیان مسند احمد میں مردان بن معاویہ سے مروی ہے:

وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا فِينَا إِلَّا نَائِمٌ، إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّي وَيَبْكِي حَتَّى أَصْبَحَ[12]

"اور یقیناً میں نے ہم سب کو دیکھا کہ ہم میں سے ہر کوئی سو رہا تھا، سوائے رسول اللہ ﷺ کے، جو ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے تھے اور رو رہے تھے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔"

مسند احمد کی خصوصیات

تحقیق اور علمی نقطۂ نظر سے مسند احمد کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ کتاب صرف صحیح احادیث پر ہی مشتمل نہیں ہے بلکہ اس میں حسن اور بعض ایسی ضعیف روایات بھی شامل ہیں جو فضائلِ اعمال اور ترغیب و ترہیب میں کارآمد ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنی تصنیف میں مسند احمد کو احادیث کے طبقاتِ کتب میں دوسرے طبقے کی اہم ترین کتب قرار دیا ہے، جو صحت اور اعتبار کے لحاظ سے صحاحِ ستہ کے بالکل قریب ہے۔ جامعہ کی سطح پر تحقیق کرنے والے طالبِ علموں کے لیے یہ کتاب علمِ رجال (راویوں کے احوال) اور عللِ حدیث (احادیث کے پوشیدہ عیوب) کو سمجھنے کا ایک بہترین عملی نمونہ پیش کرتی ہے۔[13]

حفاظتِ سنتِ نبوی ﷺ اور روایات کا علمی استقصاء

دوسری اور تیسری صدی ہجری کا دور تدوینِ حدیث، فتنوں کی کثرت اور مختلف فکری و کلامی رجحانات کے عروج کا زمانہ تھا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے محسوس کیا کہ اگر احادیثِ نبویہ کو ایک جامع اور مربوط نظام کے تحت محفوظ نہ کیا گیا، تو امت کا یہ عظیم روایتی سرمایہ وقت کی گرد میں گم ہو سکتا ہے۔ تالیفِ مسند کا سب سے بڑا بنیادی سبب سنتِ مطہرہ کی کلی حفاظت اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کا علمی استقصاء (مستند احادیث کو حدِ درجہ جمع کرنا) تھا۔[14]

ان کا یہ جذبۂ تالیف قرآنِ کریم کی اس آیتِ مبارکہ کے فلسفے کے عین مطابق تھا جس میں دین کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ[15]

"بیشک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن و سنت) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

وضعِ حدیث کے فتنے کا سدِباب اور روایات کی چھان بین

خلافتِ عباسیہ کے اس دور میں جہاں ایک طرف اسلامی سلطنت کی حدود پھیل رہی تھیں، دوسری طرف سیاسی، عجمی اور فرقہ وارانہ محرکات کے باعث وضعِ حدیث (جھوٹی احادیث گھڑنے) کا فتنہ بھی سر اٹھا رہا تھا۔ ہر مذہب اور ملحدین اپنی آراء کی ترویج کے لیے من گھڑت روایات کو رسول اللہ کی طرف منسوب کر رہے تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اس فتنے کے آگے بندھ باندھنے اور صحیح و حسن روایات کو موضوع اور منکر مرویات سے بالکل جدا کرنے کے لیے مسند کی تالیف کا ارادہ فرمایا۔ انہوں نے روایاتِ حدیث کی

12 أحمد بن حنبل، المسند، مؤسسة الرسالة، بیروت، لبنان، جلد 2، ص: 383، حدیث 1023۔

13 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حجة الله البالغة، دار الجیل، بیروت، جلد 1، ص: 241۔

14 ابو الفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبة للنشر والتوزیع، ریاض، جلد 4، ص: 521۔

15 القرآن الکریم، سورة الحجر، آیت: 15۔

سخت چھان بین کی تاکہ مسلم معاشرے کو زہریلے فکری اثرات سے بچایا جاسکے۔[16]

فقہی اختلافات میں سنتِ صحیحہ کی حکمیت کا قیام

اس دور کا ایک اور بڑا علمی منظر نامہ المحدثین اور الفقہاء کے مابین فروعی مسائل میں بڑھتے ہوئے اختلافات تھے۔ ان حالات میں امام احمد بن حنبلؒ یہ چاہتے تھے کہ فقہی موشگافیوں اور شخصی آراء کی بجائے، شریعت کے احکامات کو براہِ راست رسول اللہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مستند تعامل کی روشنی میں پرکھا جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ[17]

"پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں تنازع پیدا ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول (کی سنت) کی طرف لوٹاؤ۔"

امت کے لیے ایک ہمہ گیر اور جامع مصدرِ حدیث کی فراہمی

امام احمد بن حنبلؒ سے پہلے جو کتبِ حدیث مرتب کی گئیں، وہ یا تو "موطا" کی طرح محدود فقہی ابواب پر مشتمل تھیں یا پھر "مصنفات" کی شکل میں تھیں جن میں اقوالِ صحابہ اور فتاویٰ مکس تھے۔ امام احمدؒ ایک ایسا ہمہ گیر اور موسوعاتی (Encyclopedic) مجموعہ تیار کرنا چاہتے تھے جس میں رسول اللہ کی مرویات کا دائرہ اس قدر وسیع ہو کہ کسی بھی شرعی مسئلے کا استنباط کرنے کے لیے محدثین کو ادھر ادھر نہ بھٹکنا پڑے۔ انہوں نے اپنے صاحبزادے عبد اللہ اور شاگردوں کو وصیت فرمائی کہ یہ کتاب امت کے لیے ایک اصل اور امام کی طرح ہے، جس کی طرف ہر اختلافی موڑ پر رجوع کیا جاسکتا ہے۔[18]

فتنۂ خلقِ قرآن اور حق پرستی کے علمی محاذ کی مضبوطی

امام احمد بن حنبلؒ کی زندگی کا ایک طویل حصہ فتنۂ "خلقِ قرآن" کے خلاف معرکہ میں گزرا۔ اس کٹھن دور میں جب حکومتی سرپرستی میں اسلامی عقائد کو مسخ کرنے کی کوشش کی جارہی تھی، تو امامؒ نے جیل کی سختیاں اور کوڑے برداشت کیے مگر عقیدۂ سلف سے پیچھے نہ ہٹے۔ اس فکری معرکے نے انہیں مجبور کیا کہ وہ ایک ایسا محکم فکری محاذ قائم کریں جو سنتِ نبوی کے ٹھوس دلائل سے لیس ہو تاکہ مستقبل میں کوئی بھی باطل نظریہ مسلمانوں کے بنیادی عقائد پر اثر انداز نہ ہوسکے۔ مسند کی تالیف اس علمی و نظریاتی جدوجہد کا ایک پائیدار اور لازوال ثمر ہے۔[19]

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل اور ان کے علمی مقام کا تحفظ

اس دورِ فتن میں جہاں عقائد پر حملے ہو رہے تھے، وہیں سیاسی، فرقہ وارانہ بندیوں کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شخصیت اور ان کے علمی مرتبے کو بھی نشانہ بنایا جارہا تھا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے مسند کا اسلوبِ تدوین "مسانیدِ صحابہ" کی طرز پر رکھ کر یہ واضح کیا کہ دین ہم تک پہنچانے والے یہی نفوسِ قدسیہ ہیں جنھوں نے ہر صحابی کی مرویات کو ایک جگہ جمع کرکے ان کے علمی تفوق

16 حافظ ابن حجر عسقلانی، تعجیل المنفعۃ بزوائد رجال الأئمۃ الأربعۃ، دار البشائر الإسلامیۃ، بیروت، جلد 1، ص:25۔

17 القرآن الکریم، سورۃ النساء، آیت:59۔

18 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، دار الجیل، بیروت، جلد 1، ص:242۔

19 شمس الدین محمد بن أحمد الذہبی، سیر أعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، جلد 11، ص:234۔

اور مرتبے کو اجاگر کیا۔ تالیف کا یہ متحرک اس بات کا ضامن بنا کہ امت اپنے محسنین کے فضائل سے آگاہ رہے اور روایات کی کڑیوں میں ان کے مرکزی کردار کو تسلیم کیا جائے جو کہ حدیثِ نبوی کی مقبولیت کی بنیادی شرط ہے۔[20]

ترتیبِ ابواب

امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی کتاب کی ترتیب میں فضیلت اور سابقیتِ اسلام کو بنیاد بنایا ہے۔ اس کا آغاز عشرہ مبشرہ (وہ دس صحابہ جنہیں دنیا میں ہی جنت کی نوید دی گئی) کی مسانید سے کیا۔ پھر اہل بیتِ اطہار اور کبارِ صحابہؓ کی مسانید کی ترتیب کو ملحوظ رکھا۔ پھر جغرافیائی اور قبائلی بنیادوں پر مرویات کو تقسیم کیا، پھر انصار، مہاجرین اور خواتین صحابیاتؓ کے لیے مخصوص ابواب بندی کی، پھر بعد کے محدثین کی تصنیفات اور فقہی ابواب میں منتقلی۔

نتائج تحقیق

امام احمد بن حنبل کی مسند احمد میں مروی غزواتِ نبوی کی احادیث محض روایتی تاریخ نگاری کا حصہ نہیں ہیں، بلکہ یہ سخت ترین معیارات پر پرکھی گئی مرویات ہیں۔ مسند احمد نے علمِ جرح و تعدیل اور اسماء الرجال کے اصولوں کو نافذ کرکے مغازی کے دوسرے ذخیرے کو ایک مرفوع، فقہی اور شرعی ماخذ کی حیثیت عطا کی۔[21]

اسلامی قانونِ جنگ، اخلاقِ جہاد اور انسانی حقوق کی اولیت کا اثبات

روایات کے گہرے تجزیے سے یہ علمی حقیقت سامنے آتی ہے کہ اسلام میں جہاد کا مقصد مادی غلبہ یا زمین پر قبضہ کرنا نہیں، بلکہ فتنے و فساد کا خاتمہ اور مظلوموں کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دورانِ جنگ غیر محارب شہریوں، بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور مذہبی پیشواؤں کے حقوق کو نیز مشروط طور پر محفوظ دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے میدانِ جنگ میں بھی عدل و انصاف قائم رکھنے اور ظلم کی ہر شکل کو مٹانے کی تاکید کرتے ہوئے درج ذیل اصول وضع فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يُقَدِّسُ أُمَّةً لَا يَأْخُذُ الضَّعِيفُ فِيهَا حَقَّهُ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ[22]

"یقیناً اللہ تعالیٰ اس قوم (یا معاشرے) کو پاکیزہ لا ابد قرار نہیں دیتا جس میں کمزور شخص (دباؤ اور) تکلف کے بغیر اپنا حق حاصل نہ کر سکے۔"

تمدنی انقلاب، قبیلہ پرستی کا خاتمہ اور مساوات پر مبنی عمرانی ڈھانچہ

سماجی اور تمدنی نقطۂ نظر سے اس تحقیقی آرٹیکل کا ایک نمایاں نتیجہ یہ ہے کہ غزواتِ نبوی نے عرب کے قدیم فرسودہ اور جاہلانہ قبیلہ پرستانہ نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور اس کی جگہ ایمانی وحدت پر مبنی ایک عالمی عمرانی نظام تشکیل دیا۔ ان معرکوں نے نسبی تفاخر اور خونی عصبیتوں کو مٹا کر تقویٰ اور عدلِ اجتماعی کو معاشرتی فضیلت کا معیار قرار دیا۔[23]

قرآنِ مجید نے جاہلی عصبیتوں کے خاتمے اور تقویٰ کی بنیاد پر قائم ہونے والے تمدنی معیار کو ان کلماتِ طیبہ میں بیان فرمایا ہے:

---

20 امام جلال الدین سیوطی، تدریب الراوي في شرح تقریب النواوي، دار العاصمة، سعودی عرب، جلد2، ص:561۔

21 امام أحمد بن حنبل، مسند أحمد، مؤسسة الرسالة، بیروت، لبنان، جلد 1، صفحہ:43۔

22 امام أحمد بن حنبل، مسند أحمد، مؤسسة الرسالة، بیروت، لبنان، جلد36، صفحہ:426۔

23 امام محمد بن جریر طبری، جامع البیان في تأویل القرآن، مؤسسة الرسالة، بیروت، لبنان، جلد22، صفحہ:310۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ(24)

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان لو، یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔"

خارجہ پالیسی کے مستقل ماخذ اور دورِ حاضر کے عالمی بحرانوں کا تزویراتی حل

آرٹیکل کا آخری اور معنوی نچوڑ یہ ثابت کرتا ہے کہ عہدِ نبوی کے غزوات، بالخصوص صلح حدیبیہ، فتحِ مکہ اور غزوۂ تبوک نے مسلم ریاست کی خارجہ پالیسی اور بین الاقوامی تعلقات کے ایسے ابدی ضوابط وضع کیے جو عصرِ حاضر کے عالمی بحرانوں کا دار الحل فراہم کرتے ہیں۔ ان واقعات سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ میثاق و معاہدات کی غیر مشروط پاسداری، سفارتی نمائندوں کو امان دینا اور پائیدار دفاعی حکمتِ عملی (انٹیلی جنس کا نظام) کے بغیر کوئی بھی ریاست اپنی خود مختاری برقرار نہیں رکھ سکتی۔

سفارشات و تجاویز

مقالہ ہذا کے علمی و تحقیقی تجزیے کی روشنی میں درج ذیل سفارشات و تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

1. **مسند احمد کی غزواتی مرویات کی مستقل موضوعاتی اشاریہ بندی (Indexing):** جامعات اور ریسرچ اداروں کو چاہیے کہ وہ مسند احمد بن حنبل میں موجود تمام غزوات و سرایا سے متعلق احادیث کو موضوعاتی بنیادوں پر یکجا کر کے ایک معجم (Index) مرتب کریں تاکہ سیرت نگاروں اور محققین کو آسانی میسر آسکے۔
2. **اسنادی و معنوی موازنہ:** کتبِ مغازی (مثلاً المغازی للواقدی اور سیرہ ابن ہشام) کا مسند احمد کی سنداً صحیح مرویات کے ساتھ تقابلی جائزہ لیا جائے تاکہ تاریخِ اسلام کی ان روایتوں کو الگ کیا جا سکے جو فنِ حدیث کے معیارات پر پوری نہیں اترتیں۔
3. **مستشرقین کے اعتراضات کا دفاعی مطالعہ:** غزواتِ نبوی پر مستشرقین اور معترضین کی طرف سے کیے جانے والے اعتراضات کا مسند احمد کی مستند روایات کی روشنی میں علمی و تحقیقی جواب تیار کیا جائے، خاص طور پر اسلامی اخلاقِ جنگ اور دفاعی حکمتِ عملی کے تناظر میں۔
4. **علم اسماء الرجال اور سیرت کا امتزاج:** ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر ایسے تحقیقی مقالہ جات کی حوصلہ افزائی کی جائے جن میں مسند احمد کے ان خاص راویوں کا تحقیقی جائزہ لیا جائے جو روایاتِ مغازی کو نقل کرنے میں منفرد یا مکثر ہیں۔
5. **اخلاقیاتِ جنگ اور حقوقِ انسانی کی عالمگیر اشاعت:** مسند احمد میں مروی غزواتی اصولوں (جیسے غیر محاربین، عورتوں، بچوں اور املاک کے تحفظ) کو جدید بین الاقوامی قانونِ جنگ کے ساتھ ملا کر انگریزی اور دیگر عالمی زبانوں میں شائع کیا جائے۔

24 قرآنِ مجید، سورۃ الحجرات، آیت: 13۔

6. **مسند احمد کی سیرتی مرویات پر فقہی واستنباطی کام:** فقہاء اور محققین کو چاہیے کہ وہ مسند احمد کی مغازی روایات سے مستنبط ہونے والے فقہی و سیاسی احکام (مثلاً مالِ غنیمت، قیدیوں کے معاملے، اور صلح و معاہدات) کو جدید دور کی ریاستی پالیسیوں کے لیے بطور ماخذ استعمال کریں۔
7. **حکمتِ عملی اور جدید ملٹری سائنس میں اطلاق:** مسند احمد کی روایات میں مذکور رسول اللہ ﷺ کی عسکری و دفاعی بصیرت (مثلاً جاسوسی کا نظام، جغرافیائی تحفظ، اور صحابہ سے مشاورت) کو جدید ملٹری سائنس کا حصہ بنانے کے لیے سائنسی بنیادوں پر مطالعہ کیا جائے۔
8. **ڈیجیٹلائزیشن اور ڈیٹا بیس کی تیاری:** اسلامی علوم کے جدید مراکز مسند احمد کی غزوات پر مشتمل تمام احادیث کا ایک آن لائن سرچ ایبل ڈیٹا بیس (DatabaseSearchable) اور ایپ تیار کریں، جس میں روایات کا متن، ترجمہ، تشریح اور اسنادی درجہ بھی واضح ہو۔
9. **نصابِ تعلیم میں شمولیت:** جامعات کے شعبہ علومِ اسلامیہ کے نصاب میں کتبِ حدیث کے ذریعے سیرت نگاری کے منہج کو بطور مستقل مضمون شامل کیا جائے تاکہ طلبہ صرف تاریخ کی کتابوں پر انحصار کرنے کے بجائے محدثین کے سخت معیارات سے بھی واقف ہو سکیں۔

References

Aḥmad ibn Ḥanbal, Abū ‘Abd Allāh al-Shaybānī. Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal. Edited by Shu‘ayb al-Arnā’ūṭ et al. Beirut: Mu’assasat al-Risālah, 2001.

al-Dārimī, Abū Muḥammad ‘Abd Allāh ibn ‘Abd al-Raḥmān. Musnad al-Dārimī (al-Ma‘rūf bi-Sunan al-Dārimī). Edited by Ḥusayn Salīm Asad al-Dārānī. Riyadh: Dār al-Mughnī lil-Nashr wa-al-Tawzī‘, 2000.

al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad. Siyar A‘lām al-Nubalā’. Edited by Shu‘ayb al-Arnā’ūṭ et al. Beirut: Mu’assasat al-Risālah, 1982.

Ibn Hajar al-‘Asqalānī, Aḥmad ibn ‘Alī. Ta‘jīl al-Manfa‘ah bi-Zawā’id Rijāl al-A’immah al-Arba‘ah. Edited by Dr. Ikrām Allāh Imdād al-Ḥaqq. Beirut: Dār al-Bashā’ir al-Islāmiyyah, 1996.

Ibn al-Jawzī, Abū al-Faraj ‘Abd al-Raḥmān ibn ‘Alī. Manāqib al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal. Beirut: Dār al-Kitāb al-‘Arabī, 1979.

Ibn Kathīr, Abū al-Fidā’ Ismā‘īl ibn ‘Umar. Tafsīr al-Qur’ān al-‘Aẓīm. Edited by Sāmī ibn Muḥammad al-Salāmah. Riyadh: Dār Ṭaybah lil-Nashr wa-al-Tawzī‘, 1999.

Muslim ibn al-Ḥajjāj, Abū al-Ḥusayn al-Qushayrī al-Naysābūrī. Ṣaḥīḥ Muslim. Beirut: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-‘Arabī, 1955.

al-Sayūṭī, Jalāl al-Dīn ‘Abd al-Raḥmān ibn Abī Bakr. Tadrīb al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Nawawī. Riyadh: Dār al-‘Āṣimah, 2003.

Shāh Walī Allāh, Aḥmad ibn ‘Abd al-Raḥīm al-Dihlawī. Ḥujjat Allāh al-Bālighah. Beirut: Dār al-Jīl, 2005.

al-Ṭabarī, Abū Ja‘far Muḥammad ibn Jarīr. Jāmi‘ al-Bayān fī Ta’wīl al-Qur’ān. Edited by Aḥmad Muḥammad Shākir. Beirut: Mu’assasat al-Risālah, 2000.